https://e.jang.com.pk/detail/4375 [Jang Epaper Karachi جاگتے رہو ---جمہوریت ایک سراب!] is good,have a look at it!
عظمی گل دُختر جنرل حمید گل
جاگتے رہو ---جمہوریت ایک سراب!
عظمیٰ گل دختر جنرل حمید گل
22 نومبر ، 2021
عظمیٰ گل دختر جنرل حمید گل
چند روز پہلے پارلیمان کے مشترکہ اجلاس میں 33 عدد بل پاس کیے گئے۔ چونکہ حکومتِ وقت نے ان بلوں کی تفصیل کے حوالے سے حزب ِاختلاف کو اعتماد میں نہیں لیا تھا لہذا وہ احتجاجاً پارلیمان کے اجلاس سے باہر چلی گئی اور یوں 33 بل انتہائی آسانی سے پاس ہو گئے۔ بعد ازاں حزبِ اختلاف نے پارلیمان میں واپس آکر سپیکر کے سامنے شدید نعرہ بازی کی۔ مختلف نوعیت کے ان بلوں کو پارلیمان میں مباحثےکے لیے پیش ہی نہیں کیا گیا بلکہ یکمشت یکے بعد دیگرے بنا رکاوٹ پیش کرکے عجلت میں پاس کرایا گیا۔ حکومتی

وزراء نے بھی بڑھکیں ماریں کہ اکثریت سے منظور ہونے والے بلوں کو عدالتوں میں چیلنج کرنے سے خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہوں گے۔باربار حزبِ اختلاف کو اپنی شکستِ فاش یاد دلا کر اُنکے زخموں پر خوب نمک پاشی کی گئی۔صورتِ حال بہرحال پھر بھی اتنی خراب نہ ہوئی کہ بات ہاتھا پائی تک جا پہنچتی مگر ماحول ضرور پراگندہ ہو گیا۔یہ کیسی جمہوریت اور کیسا نظام ہے کہ قانون سازی جس کا واحد مقصد عوامی فلاح ہونا چاہیے کےلئے حکومت خود کو کسی کا پابند نہیں سمجھتی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ جمہوریت ہی نہیں کہ ایک جماعت کے پاس حکومت بنانے کے لیے مطلوبہ نشستیں نہ بھی ہوں تو وہ کسی اقلیتی جماعت یا جماعتوں کو ساتھ ملا کر حکومت بنا سکتی ہے۔ اقلیتی جماعتوں کو ساتھ رکھنے کی خاطر حکومت سارا وقت بلیک میل ہوتی ہے اور بوقتِ ضرورت اپنے اتحادیوں کو استعمال کرنے کے لئے ہر بار اسے بہت کچھ دینا پڑتا ہے۔

اتحادیوں کے لئےاگر قیمت من مرضی کی ہو تو فبہا!

کوئی نظریات، اصول ، وفاداری یا اخلاقیات انکے آڑے نہیں آتیں۔ادھرحزبِ اختلاف اور حزبِ اقتدار ایک دوسرے سےدست و گریبان ہوتے ہوتے، کھانےاور چائے کے وقفے کے دوران آپس میں خوش گپیاں اور چھلیں کرتے پائے جاتے ہیں۔ ان کی لڑائیاں، جھگڑے، چپقلشیں سبھی نظر کا دھوکا ہیں، عوام کے سامنے کچھ اور انداز جبکہ عوام کی نظروں سے اوجھل کوئی اور روپ۔ جمہوریت کے راگ الاپنے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ جمہوریت صرف ایک سہانا خواب ہے، آنکھ کھلنے پر حقیقت کی دنیا انتہائی بھیانک نظر آتی ہے۔ عوامی رائے،عوامی خواہشات اور فلاح سب ہیچ ہیں ان جمہوریت کے علمبرداروں کے ذاتی مفادات کے آگے۔آج جمہوریت کی آڑ میں سیاست کرنے والے سب سے کامیاب کاروبار کر رہے ہیں۔ عوام بھلے رُل جائے، ملک تباہ ہو جائے، ادارے برباد و ناکام ہوجائیں مگر سیاستدان ہر حالت میں کامیاب رہتا ہے۔ کروڑوں روپے انتخابات میں لگا کر اگرجیتے تو "پانچوں انگلیاں گھی میں اور سر کڑاہی میں" اور اگر ہارگئے تو حزب ِاقتدار

سے ہر پل، ہر موقع پر، ہر مسئلہ میں ساتھ دینے کے
بھاری معاوضے۔پارلیمان میں شاہانہ مراعات اور
ترقیاتی فنڈز علیحدہ جبکہ اگلے انتخابات میں باری
بھی مل ہی جاتی ہے۔ آج
سیاستدان جمہوریت کی آڑ میں سب سے بڑا مافیا بن
چکے ہیں۔ عوام آج بھی اس یقین کے سہارے جمہوریت
کے حق میں ہیں کہ چہرے بدلیں گے تو حالات بھی بدل
ہی جائیں گےمگرآہستہ آہستہ جمہوریت کے اس بھیانک
روپ سے آشنا ہوتے عوام کی امیدیں ختم ہوتی جارہی
ہیں۔ دراصل جمہوریت امید کا نام ہے،امید کی کرن کا
ختم ہونا انتہائی خطرناک ثابت ہوگا۔ جہاں امید نہیں
رہتی وہاں خانہ جنگی شروع ہو جاتی ہے، مافیاز کا راج
ہوتا ہے، گروہی سیاست اور تفرقہ بازی عروج پر جا
پہنچتی ہے۔ ہر کوئی صرف اپنے مفادات کا تحفظ کرتا
ہے۔پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ انتہائی مایوس
کن اور تکلیف دہ ہے۔ہمیں ملک تو مل گیا لیکن حقیقی
آزادی کبھی نہ ملی۔حکومتِ وقت آئی ایم ایف، ایف اے
ٹی ایف، این جی اوز اور مافیاز کے ہاتھوں یرغمال ہے۔

سی آئی اے نے امریکی مفادات کے تحفظ کے لیے اپنے وفاداروں کے ذریعے حکومت کو ہاتھوں پر ڈالا رکھا ہے۔ سی پیک ہو یا طالبان حکومت کا تسلیم کرنا یا پھر مقبوضہ کشمیر میں مظلوم کشمیریوں کے حقوق کیلیے آواز بلند کرنا، حکومتِ وقت کی پالیسیاں امریکی خواہشات کے تابع ہیں۔ اسٹیٹ بینک خود مختار نہیں بلکہ امریکی تسلط میں دے دیا گیا جبکہ اسلامی قوانین کے حوالے سے بھی اب ہمیں امریکی آشیر باد درکار ہے۔تحریکِ لبیک کے مطالبے پر فرانسیسی سفیر کا معاملہ پارلیمان میں زیر بحث تو لایا نہ جا سکا البتہ راتوں رات پارلیمان میں بحث کے بغیر ہی بہت سے بل دھونس دھاندلی سے پاس کرا لیئے گئے۔ حزبِ اختلاف بھی خوب نوراکشتی کھیلتی ہے ،خوب شور مچاتی ہے، بڑے بڑے جلسے جلوس نکالتی ہے، ہائے ہائے کرتی ہے لیکن اس سے آگے کچھ بھی نہیں! جب بھی اصل معاملے سے توجہ ہٹانا ہوتی ہے تو حکومت کے ہاتھ مضبوط کرتی ہے۔اچانک دھرنے، لانگ مارچ، آزادی مارچ اور نہ جانے کن کن حیلے بہانوں سے عوام کی توجہ

اصل مدعا سے ہٹائی جاتی ہے۔ اربوں روپے کے جلسے جلوسوں سے عوام کو کیا فائدہ ،سوال یہ اٹھتا ہے کہ اتنی بڑی رقم آتی کہاں سے اور ان رقوموں کے پوشیدہ محرکات کیا ہوتے ہیں؟
ایسی جمہوریت عوام کو کیا کرنا ہے جس کی آڑ میں ساری قوم کو بھکاری بنا دیا گیا ہے۔ قوم کی کردار سازی، حمیت اور تعلیم کسی بھی چیز پر توجہ نہیں ۔ روز مرّہ کی اشیاء کی مہنگائی کا رونا روتی قوم کو کوئی نہیں کہتا کہ چینی مہنگی ہوکر بلیک مارکیٹ دام پر فروخت ہو رہی ہےتو ہمت کرکے مافیا کے مذموم ارادے ناکام بنا دیں، چینی خریدنا بند کر دیں، صحت بھی بہتر ہو گی اور مافیاز کو بھی شکست ہوگی۔لیکن ایسا کیونکر ہو جب حکومتی نمائندے خود ہی مافیا ہوں۔لوگ چند کلو رعایتی سودوں کی خاطر لائنوں میں گھنٹوں خوار ہوتے ہیں۔ کسی بھی ملک کا نظامِ انصاف اس کی ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہوتا ہے۔ پاکستان کا عدالتی نظام دنیا کے مہنگے ترین نظامِ انصاف میں شمار ہوتا ہےجبکہ انصاف کے پیمانے پر ایک سو

اٹھائیس ممالک میں سے ہمارا ملک ایک سو بیسویں نمبر پر آتا ہے۔ ایف اے ٹی ایف سے ڈرا ڈرا کر زندگی مشکل بنا دی گئی ہے۔ مالی معاملات کی چھان بین کرتے کرتے بینک اپنے اصل مقصد سے ہٹ چکے۔ بینک معیشت میں لوگوں کو کاروبار کے لیے قرضے دے کر اہم کردار ادا کرنے کے بجائے حکومت کو ہی قرض دےکر وقت گزار رہے ہیں۔ ترقیاتی کاموں کے بجائے غیر ترقیاتی کاموں میں سرمایہ کاری اور شرح سود بڑھا کر ملکی معیشت پر بوجھ مزید بڑھا دیا گیا ہے۔اربوں روپے کی الیکٹرانک ووٹنگ مشینیں خرید کر عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکی جائے گی۔ الیکشن کمیشن جیسے ادارے کے اعتراضات بھی درخوئے اعتنا نہیں سمجھے گئے جبکہ صاف اور شفاف انتخابات کرانا الیکشن کمیشن کی آیئنی ذمہ داری ہے۔ اربوں روپے دو سال بعد والے انتخابات کے لیے مختص جبکہ حکمران قرض پر قرض لے کر آئی ایم ایف کے ہاتھوں قوم گروی رکھ چکے ہیں۔ کسی کو این آر او نہ دینے کا اعلان کرنے والی حکومت نے ببانگِ دہل پاکستانیوں کے قاتل

کلبھوشن کو این آر او دے دیا۔ ہمارے فوجیوں کو عدالت عظمیٰ میں کورٹ مارشل کی اپیل تک کا حق نہیں لیکن ہندوستانی نیوی کے کمانڈر کلبھوشن ہو یا ائر فورس کے ونگ کمانڈر ابھیننددن ہماری حکومت کے سر آنکھوں پر۔ مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی فوج نے کشمیریوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیے مگر ہمارے وزراء کے منہ سے حزبِ اختلاف کی ہرزہ سرائی کے سوا ان کے حق میں ایک بیان بھی ندارد! بنا جنگ لڑے ہی ہندوستان کے آگے فروری2021 میں سیز فائر کے نام پر ہتھیار ڈال دیئے گئے اور ساتھ ہی یہ اعلان بھی کیا گیا کہ ہر مشکل گھڑی میں اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔کہاں کھڑے ہیں یہ بھی تو بتائیں؟خالی خولی اعلانات سے کیا ہوتا ہے؟حکومتِ وقت نے اپنی بے عملی سے ثابت کردیا کہ انہوں نے عوامی خواہشات کے برعکس مقبوضہ کشمیر پر ہندوستان کے آگے سرنڈر کر دیا ہے یعنی ہر محاذ پر، ہر مقام پر، ہر امتحان میں حکومت اغیار کے آگے سرنگوں ہوئی مگر جمہوریت کے نام پر تماشہ جاری ہے۔وقت آگیا ہے کہ عوام غفلت کی

نیند سے بیدار ہوں اوراس نظام کی سمت درست کرنے کیلئے کمر کس لیں۔ ہماری ضرورت سیاسی تفرقہ بازی والی سیاست نہیں جو قوم کو تقسیم اور عوامی امنگوں کا خون کرتی ہے۔ اس جعلی جمہوریت کے سراب کے پیچھے ہم جتنا چاہیں بھاگیں حاصل پھر بھی کچھ نہ ہوگا۔

دیوِ استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب ؎
تُو سمجھا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری

whatsapp: 0313-8546140